

س۔ ۱۔ تقسیم بنگال پر نوٹ لکھیں۔

جواب: بر صیر پاک و ہند میں انگریز تجارت کی غرض سے بنگال میں ہی وارد ہوئے تھے۔ ان کی تجارتی کوٹھیاں بنگال کی بحری بندرگاہوں پر قائم ہوئی تھیں۔ بعد ازاں انہوں نے ہمیں سے بر صیر کے اقدار پر قابض ہونے اور اسلامی حکومت کو ختم کر کے اپنے پنج گاؤں کے لیے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی کی۔ انگریزوں نے بنگال پر 1757ء میں نواب سراج الدولہ کو حکومت دے کر بختہ کر لیا۔ اس منصوبہ بندی پر مول در آمد کے بعد وہ بر صیر کے سیاہ و سفید کے مالک بن گئے۔ انہوں نے انہا مرکزی مقام بھی گلکھتہ ہی مقرر کیا جو کہ مغربی بنگال کا اہم تجارتی شہر تھا۔ عہد سلطانین سے عہد انگریز تک صوبہ بنگال رقبہ اور آبادی کی کثرت کے اعتبار سے ایک مکمل و سیع حکومت کا حال صوبہ چلا آ رہا تھا۔ ایک گورنر کے لئے ایک بڑے صوبے کا انتظام چلانا انتہائی مشکل امر تھا۔

تقسیم بنگال کے اسباب

تقسیم بنگال کے اسباب کا جائزہ درج ذیل ہے:

- | | | |
|----|---|---|
| 1. | بنگال کی وسعت | معاشی بدحالی |
| 2. | بندرگاہ چٹا گا گک کی تباہی | اڑیسہ زبان کا مسئلہ |
| 3. | صنعت و حرف کی تباہی | رقبہ اور آبادی کی اوسعت |
| 4. | صنعت و حرف کی تباہی | رقبہ اور آبادی کے تاثب سے اس کی کم سے کم دو حصوں میں تقسیم ہاگز ہوتی۔ |
| 5. | رقبہ اور آبادی کے تاثب سے اس کی کم سے کم دو حصوں میں تقسیم ہاگز ہوتی۔ | بنگال کی وسعت |

1۔ بنگال کی وسعت:

رقبہ اور آبادی کی اوسعت کی بنیاد پر بنگال کی تقسیم لازمی تھی تا کہ مسلم اکثریت علاقے کی ترقی پر توجہ دی جاسکے۔ 1901ء کی مردم شماری کے مطابق صوبہ بنگال کا رقبہ ایک لاکھ لوگوں کی ہزار (1,89,000) مربع میل جبکہ آبادی سات کروڑ اسی لاکھ (7,80,00,000) افراد پر مشتمل تھی۔ رقبہ آبادی کے تاثب سے اس کی کم سے کم دو حصوں میں تقسیم ہاگز ہوتی۔

2۔ معاشی بدحالی:

بنگال صوبے کا مرکزی مقام گلکھتہ ہندوؤں کا گڑھ اور ترقی یافتہ تھا۔ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کے باعث اس کی پسامنگی صورت پر تھی۔ لئے وسق انتہائی ناقص تھا۔ خراب سڑکوں اور بخیر پلی جا بجا بہنے والے نہیں نالے انتظامی معاملات چلانے میں دشواریاں پیدا کرتے تھے۔

3۔ بندرگاہ چٹا گا گک کی تباہی:

بنگال کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود ترقی اس بات میں مضر تھی کہ چٹا گا گک کی بندرگاہ کو اہمیت دی جاتی۔ مغربی بنگال میں گلکھتہ کی بندرگاہ کی موجودگی میں مشرقی بنگال کی چٹا گا گک کی تغیر و ترقی اور بہتری پر بھی کوئی توجہ نہ دی گئی تھی۔ اسے تباہی سے بچانے کے لیے بنگال کی تعمیم ضروری تھی۔

4۔ آڑ یا آڑیا زبان کا مسئلہ:

اڑیسہ کا ملکہ تین صوبوں بنگال، آسام اور بیوی میں منقسم تھا۔ جہاں آڑیہ زبان بولی جاتی تھی۔ اس سے موام اور حکومت کوئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ متعلقہ صوبائی حکومتوں کو صوبائی زبان کے علاوہ اڑیا زبان میں بھی سرکاری کارروائی کرنا پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے حکومتی و انتظامی اور صداقتی نمائندوں کے ساتھ صادق موام کوئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے زبان کی بیاندار پر بنگال کی تقسیم ناکری ہو چکی تھی۔

5۔ صنعت و حرفت کی تباہی:

بنگال کے مشرقی حصے میں صنعتوں کے قیام کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔ تجارت، ملازمتوں اور صنعتوں پر ہندو چھائے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے تمام ترقیتیں مغربی حصے میں لگائیں۔ پٹسن کی واپریہ اوار کا علاقہ ہونے کے باوجود مشرقی بنگال کی صنعت و حرفت پر توجہ نہ دی گئی جس کے باعث مقامی صنعت چاہ اور موام بدھاں ہو چکے تھے۔

تقسیم بنگال کے واقعات

1899ء میں واسرائے ہند لارڈ کرزن بر صیر کے واسرائے بنے تو انہوں نے مشرقی بنگال کے علاوہ چٹا گاہ، ڈھاکہ اور مینگلہ کا دورہ کیا۔ وہاں کے مسائل کا جائزہ لیا اور بالآخر ایک نیا صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے نام سے بنانے کی ججوئیں بر طابوی حکومت نے فروری 1905ء میں اسے منظور کر کے واپس بھیج دیا۔ اس کے ساتھ ہی 16 اکتوبر 1905ء کو بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان کے علیحدہ میڈھہ لینٹھینٹ گورنمنٹ مقرر کئے گئے نیز نئے صوبے مشرقی بنگال و آسام میں ریونیون برڈ قائم کر کے صوبائی قانون ساز کنسل بھی تکمیل دی گئی۔

- 1۔ نئے صوبوں کی حد بندی
- 2۔ تقسیم بنگال سے وابستہ مسلم فوائد
- 3۔ تقسیم بنگال پر رمل
- 4۔ تقسیم بنگال کی تنخ

1۔ نئے صوبوں کی حد بندی:

☆ صوبہ مشرقی بنگال و آسام:

صوبہ مشرقی بنگال و آسام کا رقبہ ایک لاکھ چھہ ہزار پانچ سو چالیس (1,02,540) مربع میل اور کل آبادی تین کروڑ دس لاکھ (3,10,00,000) تھی۔ اس میں مسلم آبادی ایک کروڑ اسی لاکھ (1,80,00,000) تھی۔ صوبے میں آسام، سلہٹ، مشرقی و شمالی بنگال یعنی چٹا گاہ، ڈھاکہ اور ساجھٹی کی کشنزیاں اور ضلع مالدی کے علاقے شامل تھے۔ نئے صوبے کا مرکزی مقام ڈھاکہ اور تجہی بندگاہ چٹا گاہ مقرر کی گئی تھی۔

☆ صوبہ مغربی بنگال:

مشرقی بنگال و آسام میں شامل علاقے کے علاوہ بنگال کا دیگر علاقہ مغربی بنگال میں شامل کیا گیا۔ اس میں اڑیسہ کا علاقہ بھی شامل تھا۔ صوبہ مغربی بنگال کا رقبہ ایک لاکھ کا تیس ہزار پانچ سو اسی (1,41,580) مربع میل اور آبادی پانچ کروڑ چالیس لاکھ (5,40,00,000) نفوس پر مشتمل تھی۔ اس میں مسلم آبادی صرف نوے ہزار (90,000) تھی۔ صوبے کا مرکزی مقام گلکتہ ہی رہا۔ تجارتی بندراواں بھی گلکتہ ہی تھے۔

- 2۔ تقطیم بنگال سے وابستہ مسلم فوائد:

- (i) سوبہ بنگال کی تقطیم سے بنگال کی ترقی کے لیے نفسِ رقوم جو اس سے قبل صرف مغربی بنگال اور دارالحکومت کلکتہ یعنی ہندو اکثریتی طلاقے پر خرچ ہوتی تھیں اب ان کو سادی تقطیم کر کے مشرقی بنگال کی ترقی پر خرچ کیا جانے لگا اس سے مرکوز کی تغیرت و تسبیح ہونا شروع ہوئی۔
ذھاکر میں میڈیوہائی کورس قائم کر دی گئی۔
- (ii) مسلم اخبارات کو فروغ ملا۔
- (iii) مسلمانوں کے لیے سرکاری و نیم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ملازمتوں کے دروازے کھل گئے۔
- (iv) چھٹا گگ بندراگاہ بہتر ہو کر تجارتی لین دین کا اہم مرکز بن گئی۔
- (v) بنگالی زبان کو فروغ ملا۔
- (vi) مشرقی بنگال میں صنعت و حرف کو فروغ ملا۔

- 3۔ تقطیم بنگال پر رد عمل:

تقطیم بنگال پر ہندوؤں اور مسلمانوں نے اپنے اپنے مفادات کو مدد نظر رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے مختلف رد عمل کا انتہا کیا۔ ہر دو اقوام کے رد عمل کا جائزہ درج ذیل ہے:

☆ مسلم رد عمل:

تقطیم بنگال پر مسلمانوں نے ابھائی منقی رد عمل کا انتہا کیا۔ ۱۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہی مشرقی بنگال کے مسلمان رہنماؤں اب سلیم اللہ خان آف ذھاکر نے مشی گنج کے مقام پر جلسہ عام منعقد کیا۔ اس میں تقطیم کے فیصلے کو سراہانیز تقطیم بنگال کے بعد نواب سلیم اللہ خان آف ذھاکر نے مسلمان بنگال کے سیاسی حقوق و مفادات کے تحفظ اور ترجیحی کے لیے ایک تختیم "مذکون پر نسل یونیون" کی بنیاد بھی ڈالی۔ کلکتہ کی مددان لٹری ہری سوسائٹی نے بھی تقطیم پر خوشنوار رد عمل کا انتہا کیا۔ دیگر صوبوں کے مسلمانوں نے بھی تقطیم بنگال کی پر زور حمایت کی۔ حکومت کو ملکورانہ تاریخ ارسال کیں اور تقطیم کو برقرار رکھنے کے لیے قرارداد میں بھی منظور کیں۔

☆ ہندو رد عمل:

تقطیم بنگال پر ہندوؤں نے ابھائی منقی رد عمل کا انتہا کیا۔ انہوں نے تقطیم کے فیصلے کو رد کر دیا۔ ہندو بنگال کی تقطیم سے مشرقی بنگال اور مسلمانوں کی ترقی کو اپنے حقوق و مفادات پر ڈاکر تصور کرتے تھے۔ اس لیے انہوں نے کھلکھل مسلمانوں اور اگریزوں کے خلاف اپنی نفرت کا انتہا کرنا شروع کر دیا۔ تقطیم بنگال کے اعلان کو بنگالی قومیت کی وحدت کے منافی قرار دیا۔ تقطیم بنگال کا دن ۱۶ اکتوبر ہر سال قومی احتجاج کے طور پر منایا جانے لگا۔ ابھائی ہندوؤں نے منسوخ تقطیم بنگال کے لیے سو دسی تحریک کا آغاز کیا۔ کاغریں نے برطانوی ماچھسٹر جیبر آف کامرس پر دباؤ ڈالا کہ اگر وہ ہندوستان میں تجارتی مفادات کی حفاظت اور فروغ چاہتا ہے تو تقطیم بنگال کی منسوخی کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالے۔ اس نے بعد ازاں باقاعدہ دہشت گردی کی صورت اختیار کر لی۔

تھیم بھال کی تفہیخ

1910ء میں جارج چشم بر طانیہ کا پادشاہ اور لارڈ ہارڈنگ، لارڈ منٹوکی جگہ وائسرائے ہندوؤں 12 دسمبر 1911ء کو جارج چشم کی رسمی تاج پوشی کے موقع پر وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ ہندوؤں کو ہوش کرنا چاہتا تھا۔ لہذا سے نے جارج چشم کو تھیم بھال کی منسوخی پر رضامند کر لیا۔ انگلستان کی رسمی تاج پوشی کے لیے دہلی میں دربار لگا۔ اس میں پادشاہ نے متعدد اعلانات کیے۔ ان میں سے سب سے اہم اور حیران کن اعلان تھیم بھال کی منسوخی اور مرکزی دار الحکومت ٹکٹتے سے دہلی منتقل کر دینے کا تھا۔

تفہیخ تھیم بھال کے اثرات

اے خدا اب تیری فردوس پر میرا حق ہے

تو نے اس دور کی دوزخ میں جلایا ہے مجھے

تھیم بھال کی منسوخی کے دورانی اور تاریخی اہمیت کے حال اثرات مرتب ہونے جو درج ذیل ہیں:

1۔ سیاست میں انتہاپسندی کا آغاز

2۔ کانگریس کا اصل روپ عیاں ہونا

3۔ مسلم سیاسی بیداری کا فروغ

4۔ سیاست میں انتہاپسندی کا آغاز:

بر صغیر کی تاریخ میں پہلی دفعہ سیاست میں انتہاپسندی کا آغاز ہوا۔ تھیم بھال کو ہندوؤں نے دھرتی ماتا کے کھوئے کرنے کے متلاف قرار دیتے ہوئے اس کی وحدت کے لیے جو اقدامات کیے وہ سیاسی انتہاپسندی پر مشتمل تھے۔ بر صغیر کی سیاست میں تھیم بھال کے سبب شروع ہونے والی انتہاپسندی تھیم ہند تک جاری رہی۔

2۔ کانگریس کا اصل روپ عیاں ہونا:

تھیم بھال کی منسوخی کے لیے کانگریس نے بھالی ہندوؤں کا ساتھ دیا۔ اس سے واضح ہو گیا کہ کانگریس تمام ہندوستانی گروہوں کی نہیں بلکہ صرف اور صرف ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہے۔

3۔ مسلم سیاسی بیداری کا فروغ:

تھیم بھال کے فیصلے پر ہندوؤں کے احتجاج نے مسلمانوں میں سیاسی بیداری کو فروغ دیا۔ یہ 1906ء کو مسلمانوں کا ایک 35 رکنی وفد سر آغا خان کی قیادت میں شملہ کے مقام پر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملا اور مسلمانوں کے حقوق و مفادات کی حفاظت کے لیے اہم کروارادا کیا۔ شملہ وفد کے دو ماہ بعد 30 دسمبر 1906ء کو آل ائمیا مسلم لیگ قائم ہوئی۔ اس کے پیش قارم سے بالآخر اسلامی جمہوریہ پاکستان معرفت وجود میں آیا۔

-4۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کا قیام:

تیس بناں کی منسوخی کے باعث برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے محروم جذبات کو تسلیم پہنچانے کے لیے ڈھاکہ میں مسلم
بیرونی قائم کی۔ اس میں پہلی بار اسلامیات کے مفہوم کو نسب تعلیم میں شامل کیا گیا۔

حاصل کلام:

تقطیم اور تنشیخ تقطیم بنگال میںویں صدی عیسوی کا ایسا واقعہ ہے جس نے مسلمانوں ہند کو اپنے حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے سرگرم کرنے میں بغاوتی کردار ادا کیا۔ اس سے مسلمانوں کی منتشر تو تمیں سمجھا ہوتیں۔ مسلمانوں کی سیاسی بیداری کی تحریک میں تیزی پیدا ہوئی نیز اس واقعہ نے مسلمانوں کو ہندوؤں سے علیحدہ رہنے پر مجبور کر دیا۔ بالآخر یہی وجہ قیام پاکستان کا باعث تھی۔

س۔ 2۔ شملہ و فد پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1905ء میں برطانیہ میں انتخابات کا انعقاد ہوا۔ ان انتخابات کے نتیجے میں لبرل پارٹی کی حکومت قائم ہوئی۔ لبرل پارٹی نے انتخابات سے پہلے اپنے منشور میں بسغیر میں اختلافات کے نفاذ کا اعلان کیا۔ 1905ء میں واسرائے ہند لارڈ منٹو اور وزیر ہند جان مارلے نے ہندوستان میں انتظامی بہتری کے لیے وزیر اعظم جارج لاپیڈ آئینی اصلاحات نافذ کرنے کے لئے تجویز طلب کیں۔ اس اعلان پر ہندوستانی مسلمان رہنماؤں کو اپنے حقوق و مفادات کی حفاظت کا احساس پیدا ہوا۔ حاجی محمد اسماعیل نے نواب محسن الملک کو مسلمانوں ہند کے حقوق و مفادات کی حفاظت کے لیے مسلمان رہنماؤں کو تحد و متفق کرنے کی بذریعہ خط جبویز دی۔ انہوں نے علی گڑھ کانٹ کے پر مل آرچ بولڈ کو جوان دنوں موسم گرم کی چھٹیاں گزارنے شملہ گئے ہوئے تھے، بذریعہ خط واسرائے ہند لارڈ منٹو سے مسلمانوں کے ایک وندکی ملاقات کے وقت کے تھیں کی درخواست کی۔

وفد کی تشکیل:

مسودے کی تیاری:

وائرے سے وقت ملنے پر نواب حسن الملک نے مسلمانوں کے حقوق و مفادات پر ٹنی مطالبات و سفارشات تیار کرنے کا کام سید حسن بلکرائی کے سپرد کیا۔

مودے کو حتیٰ قتل دینے کے لیے 16 اکتوبر 1906ء کو لکھنؤ میں سر عبدالرحیم کے گھر پر بیرونی صیغہ بھر کے مسلمان رہنماؤں کا خصوصی اجلاس ہوا۔ اس کے ساتھ ہی سر آغا خان کی سرکردگی میں 35 ارکان پر مشتمل مسلمانوں کا ایک وفد تواریخ کیا جو یمن نومبر 1906ء کو شملہ میں واپسی کے بعد مارٹن ٹاؤن سے طلاق۔

شاملہ وفد کے مطالبات

سر آغا خان کی سرکردگی میں مسلمانوں کے وفرانے دائرے میں ہندرائیز منشو کو درج ذیل مطالبات پیش کئے گئے:

جد اگانہ طریقہ استھاپت 1- آبادی سے زائد نشتوں کا مطالیہ 2-